REGD. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈی۔ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ”
سہ ماہی	۶ ”
ماہوار	۲½ ”
فی پرچہ	۱/

یوم :۔ دوشنبہ

جلد ۲ | ۲۳ تبوک ۱۳۲۷ ھش | ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۶۷ ھ | ۲۳ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۱۶

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۲۲ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

لداخ کی وادی میں ایک اہم مقام پر آزاد فوج کا قبضہ

سرینگر میں اتحادی کمیشن کے سامنے احتجاجی مظاہرے

تراڑکھل ۲۲ ستمبر۔ آزاد کشمیر حکومت کی وزارتِ دفاع کی طرف سے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آزاد فوجوں نے لداخ کے علاقے میں نیلاگراج کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے اور وہاں کی مقیم ہندوستانی فوجیں پیٹھ دکھا کر بُری طرح بھاگ نکلی ہیں۔ بہت سی برین گنیں مورٹار توپیں اور گولہ بارود آزاد فوجوں کے ہاتھ آیا۔ نیز تمام محاذوں پر آزاد فوج کے گشتی دستے برابر سرگرمیاں دکھا رہے ہیں اور چھوٹی چھوٹی جھڑپوں میں کئی ہندوستانی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتار چکے ہیں۔ آج ہندوستانی ہوائی جہاز پونچھ میں گھری ہوئی ہندوستانی فوجوں کو سپلائی گراتے ہوئے دیکھے گئے

سرینگر سے آزاد ذرائع کی معرفت موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ جب اتحادی کمیشن کے ممبران سرینگر پہنچے تو ان کا بعض فرضی انجمنوں اور جماعتوں کے نمائندگان سے تعارف کرایا گیا۔ مثلاً ایک شخص محمد رجب کو کمیشن سے ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے ملایا گیا۔ حالانکہ اس نام کی کوئی انجمن کشمیر بھر میں موجود نہیں ہے کمیشن کے ممبران سرینگر جیل میں بھی گئے۔ لیکن وہاں سے تمام سیاسی قیدیوں کو رام نگر اور کٹھوعہ کی جیلوں میں پہلے ہی منتقل کر دیا گیا تھا۔ جیل کے باہر لوگوں نے کمیشن کے سامنے مظاہرے کئے۔ اور عبداللہ حکومت کی سخت مذمت کی نیز مطالبہ کیا کہ ہندوستانی فوجیں کشمیر سے ہٹا لی جائیں اور آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کا انتظام کیا جائے حضوری باغ میں بھی اسی قسم کے مظاہرے کئے گئے۔

عرب لیگ نے کاؤنٹ برناڈوٹ کی آخری تجاویز کو مسترد کر دیا

قاہرہ ۲۲ ستمبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے اعلان کیا ہے کہ فلسطین کے حل کے متعلق اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے جو تجاویز پیش کی ہیں وہ عربوں کو قطعاً منظور نہیں ہیں۔ یہ تجاویز کاؤنٹ کے واقعہ قتل سے قبل اپنی آخری رپورٹ میں پیش کی تھیں امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جارج مارشل نے پیرس میں ایک بیان [بقیہ]

شہری دفاع کی صوبائی کمیٹی کو حکومت کی پُشت پناہی حاصل ہے

پرائیویٹ ادارے علیحدہ کام کرنے کی بجائے اُسی سے تعاون کریں

لاہور ۲۲ ستمبر کل شہری دفاع کی صوبائی کمیٹی کے رضاکاروں کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالعزیز نے کہا لاہور کے تمام وارڈوں اور محلوں میں شہری دفاع کے لئے صرف ایک ہی مرکزی کمیٹی ہونی چاہیئے۔ اس کے لئے حکومت کی طرف سے مرکزی کمیٹی کا اعلان و قیام ہو چکا ہے جس کے اغراض و مقاصد بھی بتائے جا چکے ہیں۔ جب حکومت خود فوجی رضاکاروں کی بھرتی۔ ان کی مناسب تربیت۔ غریب رضاکاروں کی خوراک و وظائف کا ذمہ لے رہی ہے تو یہ پسندیدہ امر نہیں کہ کوئی پرائیویٹ ادارہ علیحدہ اس کام کو جاری کرے اس طرح کام میں یکجہتی اور یکسوئی نہیں رہیگی حکومت جب ہر ضرورت کو پورا کرنے اور ہر خاطر خواہ امداد بہم پہنچانے کا ذمہ لے رہی ہے تو کیوں علیحدہ ادارے جاری کر کے عوام کو پریشان کیا جائے۔ لہذا میں انجمن مسلمانان عالم پاکستان سے اپیل کرونگا۔ کہ وہ اپنی تمام جد و جہد اور ریکارڈ کو حکومت ہی کے سپرد کر کے ادارہ مرکزیہ سے کما حقہ تعاون کریں

(نامہ نگار خصوصی)

بقیہ :۔ کے دوران میں ان تجاویز کی حمایت کرتے ہوئے عربوں اور یہودیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان تجاویز کو منظور کر لیں نیز انہوں نے جنرل اسمبلی پر بھی انہیں منظور کرنے کے متعلق زور دیا ہے

عزام پاشا نے مسٹر جارج مارشل کو جواب دیتے ہوئے کہا ہے۔ عرب ان تجاویز کو ہرگز منظور نہیں کر سکتے کیونکہ ان [بقیہ]

سر ظفر اللہ کی طرف سے جارج مارشل کے

پیغام تعزیت کا جواب

واشنگٹن ۲۲ ستمبر حکومتِ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جارج مارشل کے پیغام تعزیت کا جو جواب ارسال کیا تھا وہ یہاں کے اخبارات میں شائع ہوا ہے سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنے جواب میں لکھا ہے آپ نے قائداعظم کی وفات پر ہمدردی کا جو پیغام [بقیہ]

کشمیر کمیشن کے ممبر جنیوا روانہ ہو گئے

کمیشن کی طرف سے ایک غلط خبر کی تردید

کراچی ۲۲ ستمبر۔ آج صبح اتحادی اقوام کے پاکستان و ہندوستان کمیشن کے صدر نے حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد کمیشن کے ارکان دو پارٹیوں میں بذریعہ طیارہ جنیوا روانہ ہو گئے امید ہے کہ ارکان قریباً چھ ہفتوں تک واپس آجائینگے۔ اس عرصہ میں وہ اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کے سامنے پیش کر کے اس سے مزید ہدایات حاصل کرینگے۔ معلوم ہوا ہے کہ التوائے جنگ کی تجویز کے متعلق پاکستان نے کمیشن سے بعض امور کی جو وضاحت طلب کی تھی۔ اس کا آخری جواب کمیشن نے پاکستان کے حوالہ کر دیا ہے۔ یہ جواب بہ یک وقت کل صبح نو بجے کراچی اور دہلی سے نشر کیا کر دیا جائے گا۔

کمیشن کے صدر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کی اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ سرینگر میں ایک دعوت کے موقع پر کمیشن کے ایک ممبر نے شیخ عبداللہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے کشمیر کے مسلمانوں کو تباہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ یہ خبر آل انڈیا ریڈیو نے بھی نشر کی تھی۔

کمیشن کے صدر نے کہا کمیشن کے کسی رکن نے بھی سرینگر کی کسی دعوت کے موقع پر تقریر نہیں کی۔

بقیہ صفحہ ۱ :۔ اس میں صرف صیہونیوں کے مطالبات کو ہی پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۱ :۔ بھیجا ہے اس کے لئے میں آپ کا شکر گذار ہوں آپ کا پیغام جبکہ ہم انتہائی رنج و غم میں مبتلا ہیں ہمارے لئے بہت تسکین کا باعث ہوا۔ آپ نے قائداعظم کو جو خراج عقیدت پیش کیا ہے میں پاکستان کے لوگوں اور حکومت کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کراچی ۲۲ ستمبر اب تک مغربی پنجاب سے ۵۰ ہزار مہاجرین سندھ پہنچ چکے ہیں امید ہے لاہور کا والٹن کیمپ دو دن کے اندر اندر بند ہو جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۲۳ ستمبر ۱۹۴۸ء

حیدر آباد کے متعلق سلامتی کونسل کا رویہ

حیدر آباد کے مسئلہ پر غور کرنے میں جمعیت اقوام اور اسکی سلامتی کونسل نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ حیدر آباد پر چڑھائی کرنے والے اس پر قابض بھی ہو گئے ریاست کے اصل حکمران نظام دکن کی پوزیشن اب حملہ آور کے ہاتھ میں کٹھ پتلی سے زیادہ نہیں رہی لیکن سلامتی کونسل اس حادثہ عظیمہ کے بھی ایک عرصہ بعد اونگھتے ہوئے یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مسئلہ حیدر آباد پر بحث جاری رکھی جائے گی۔ جب حملہ ہو رہا تھا تو کونسل سوئی ہوئی تھی۔ حملہ ہوا۔ تو اس کے کان پر جوں نہ چلی قبضہ ہو گیا تو اب اسے ہوش آیا ہے وہی مثل صادق آتی ہے کہ

> پتھر پڑیں تم ترے ایسے پیار پر
> جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر

جہاں تک حیدر آباد کی آزاد حیثیت کا تعلق ہے وہ ختم ہو چکی کیونکہ حیدر آباد ہی ختم نہیں ہوا بلکہ نظام صاحب وہ نظام نہیں رہے جنہوں نے سلامتی کونسل میں اپیل کی تھی ان کا وجود تو وہی ہے لیکن زبان ان کی اپنی زبان نہیں۔ وہ سوچتے ہیں۔ تو اپنے آقا کے دماغ سے اور بات کرتے ہیں تو اسی کی زبان سے وہ بجز اس کے کہ جو ان میں پھونکا جائے اب اور کوئی حرف نہیں لا سکتے۔ اندریں صورت حیدر آباد کے مستقبل کے متعلق کسی قسم کی بحث نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتی لیکن کولمبین نمائندے کے خیال کے مطابق بجا طور پر اصولی بحث کے لئے اب بھی گنجائش باقی ہے۔ یقیناً سلامتی کونسل کو دنیا کی رائے عامہ کے سامنے اپنی اس نااہلی کا جواب دینا چاہیئے کہ ایک طاقتور کو زیر دست پر حملے کی کیوں مہلت دی گئی اور اس درجہ تساہل کیوں برتا گیا کہ وہ یو۔ این۔ او کی پرواہ نہ کرتے ہوئے زیر دست کے علاقے کو اپنے زیر نگین لانے میں کامیاب ہو گیا۔ جب ارجنٹائن کے نمائندے کے بقول ہندوستانی فوجوں کا حیدر آباد پر حملہ حبشہ پر اٹلی کی فوج کشی کے مترادف ہے تو پھر کیوں نہ ہندوستان سے باز پرس کی جائے اور اصلی طور پر ہندوستان کو ملزم گردان کر اس قسم کی جارحانہ کارروائیوں کا آئندہ کیلئے سدباب کیا جائے۔ ہم جانتے ہیں اس طرح حیدر آباد کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہندوستان بھی آئندہ کیلئے محتاط ہو جائے گا۔ اور دیگر چھوٹی چھوٹی اقوام دنیا میں اطمینان کا سانس لے سکینگی۔ ہمارے خیال میں اگر اسوقت سلامتی کونسل سوتی رہی اور اس نے اپنی ذمے واری کو نہ سمجھا تو پھر وہ اپنی ہستی کو آپ ختم کرنے کا موجب ثابت ہوگی۔ کیونکہ یہ ڈھونگ پھر زیادہ عرصہ تک نہ چل سکے گا کونسل نے بیشک فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر بحث جاری رکھے گی لیکن برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کا رویہ انتہائی مشکوک ہے کینیڈا کے نمائندے کی تقریر خود اس کی غمازی کر رہی ہے اندریں صورت ممکن نہیں کہ سلامتی کونسل اس اصولی بحث کو نبھا کر اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ ہو سکے بہر حال ابھی یہ مسئلہ کونسل کے ایجنڈے پر موجود ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ اپنے آئندہ اجلاس میں حیدر آباد کی صورت حال کے متعلق مزید معلومات موصول ہو جانے پر کونسل کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔

ہندوستانی نمائندے مسٹر راما سوامی مدالیار نے کونسل کے اجلاس میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہندوستانی فوجیں صرف عارضی طور پر حیدر آباد میں مقیم ہیں جونہی حالات اعتدال پر آ جائینگے۔ وہ واپس چلی آئینگی۔ اور ریاست کے مستقبل کا فیصلہ خود وہاں کے عوام کرینگے ابھی کل کی بات ہے کہ انڈین یونین حکومت نظام کی اس تجویز پر رضا مند نہ ہوتی تھی کہ استصواب کے ذریعے جھگڑے کا فیصلہ کرا لیا جائے۔ لیکن اب جبکہ حکومت ہند فوجی حکومت قائم کرنے کے بعد ریاست بھر میں ڈنڈے کے زور سے اپنا اثر جما چکی ہے اور ہزاروں مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنا کر عوام کو دہشت زدہ کر چکی ہے تو وہ اب ریاست کے مستقبل کا فیصلہ عوام پر چھوڑنے کیلئے تیار ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اب ریاست بھر میں کوئی ایسا فرد بشر باقی نہیں ہے۔ جو کسک سکے جو تھے بھی انہیں یا موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے یا گرفتار کر کے ریاست سے باہر صوبائی جیلوں میں ڈال دیا گیا ہے فوجی کارروائی کے ذریعہ ریاست بھر پر قبضہ جمانے کے بعد استصواب یا عوام کی رائے کا ذکر ہی بے معنی ہے اور دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے مترادف ہے ہندوستانی نمائندہ کا بار بار اسبات پر زور دینا کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے عوام کرینگے فی نفسہٖ اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا اس کا پہلا اور آخری فیصلہ ہندو یونین کی حملہ آور فوجیں ریاست پر پانچ دن کی مسلسل یلغار کے بعد کر چکی ہیں۔ بہر حال جو ہونا تھا سو ہو گیا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان اپنی اس فوجی فتح پر فخر نہیں کر سکتا۔ اس نے جو کچھ کیا ہے وہ دنیا کی رائے عامہ کو نظر انداز کرتے ہوئے کیا ہے اور اب بھی جس روش پر وہ قائم ہے وہ دنیا کی نگاہ میں مذموم ہی ہے سلامتی کونسل کی آخری بحث اور بالخصوص کولمبیا اور ارجنٹائن کے نمائندوں کی تقاریر سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے اور اسی حقیقت کی تائید ہوتی ہے۔

حیدر آباد سے معاوضہ کا مطالبہ

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستان نظام حیدر آباد سے ریاست پر حملہ آور ہونے کے سلسلے میں کروڑوں روپے کے معاوضہ کا مطالبہ کرنے والا ہے جب نظام دکن نے ہتھیار ڈال دئے تو پھر معاوضہ وغیرہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انڈین یونین کی مراد بر آئی اسے اور چاہیئے ہی کیا۔ پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ بقول حکومت ہند اس نے حیدر آباد پر چڑھائی نہیں کی بلکہ محض پولیس ایکشن سے کام لیا ہے تو چند دن کے پولیس ایکشن کا اتنا زبردست معاوضہ کہ کروڑوں روپے طلب کئے جائیں معمے سے کم نہیں۔ حقیقت کچھ اور ہی معلوم ہوتی ہے چنانچہ یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے کہ نظام دکن کے اپنے ذاتی خزانے سے ہی دراصل جنگ کشمیر کے مصارف کثیر کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائیگا۔ اگر یہ بات ہو تو پھر ہندوستان کے حیدر آباد پر حملے کی "معقول" وجہ سمجھ میں آ سکتی ہے بالخصوص اسلئے بھی کہ اخبارات میں یہ خبر پہلے بھی آ چکی ہے کہ نظام کے سونے پر قبضہ کرنے کیلئے حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان اندر ہی اندر کچھ کھچڑی پک رہی ہے کیونکہ انڈین یونین کی اقتصادی حالت جنگ کشمیر کی وجہ سے اور برطانیہ کی گذشتہ جنگ عالمگیر کی وجہ سے دگرگوں ہو چکی ہے۔

شہری دفاع کی مرکزی کمیٹی

ڈاکٹر عبد العزیز نے شہری دفاع کی صوبائی کمیٹی کے رضاکاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ لاہور کے تمام وارڈوں اور محلوں میں شہری دفاع کیلئے صرف ایک ہی مرکزی کمیٹی ہونی چاہیئے حکومت اپنی طرف سے اس کمیٹی کے قیام کا اعلان کر کے اس کام کو کماحقہٗ سرانجام دینے کا وعدہ کر چکی ہے اندریں صورت یہ قطعاً پسندیدہ امر نہیں ہے کہ کوئی پرائیوٹ ادارہ علیحدہ اس کام کو جاری کرے۔ ہمارے خیال میں ڈاکٹر عبد العزیز صاحب کا یہ مشورہ بالکل درست ہے ترقی کا پہلا گر یکجہتی ہے۔ جب حکومت ایک کام کو انجام دینے کا ذمہ لے چکی ہے اور اس کے مصارف بھی برداشت کرنے کیلئے تیار ہے تو پھر پرائیویٹ طور پر اس کام کو علیحدہ جاری رکھنا قومی روح کو کچلنے کے مترادف ہے ہم نہیں سمجھ سکتے کوئی ادارہ شہری دفاع کی مرکزی تنظیم سے علیحدہ ایک آزاد تنظیم قائم کر کے حقیقی معنوں میں کوئی قومی خدمت انجام دے سکتا ہے ہمارے خیال میں اس قسم کے پرائیویٹ اداروں کو بھی مرکزی ادارے سے تعلق قائم کر کے مشترکہ سکیم کے ماتحت کام کرنا چاہیئے۔ یہ دوسری بات ہے کہ شہری دفاع کی مرکزی کمیٹی کی موجودہ تشکیل سے کسی کو اتفاق نہ ہو جیسا کہ بعض کو ہے بھی لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ اس اختلاف کی بناء پر ایسے اہم کام کو ہر کس و ناکس اپنی ذمے واری پر علیحدہ ہی جاری کر دے اور اس طرح یکجہتی اور یکسوئی کی اس قومی روح کو نقصان پہنچائے جو کسی اجتماعی کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کیلئے نہایت ضروری ہوتی ہے کمیٹی کے ارکان بدلے جا سکتے ہیں۔ اور حکومت نیز دیگر اس کام کے ماہرین کیلئے کمیٹی میں جگہ نکالی جا سکتی ہے لیکن اس کی قطعاً اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ لوگ مرکزی ادارے سے قطع تعلق کر کے اپنی انفرادی ذمے واری پر کوئی قدم اٹھا بیٹھیں اور اس طرح یکجہتی کو نقصان پہنچانے کے مرتکب ہوں۔

اسلامی ضابطۂ جنگ

خود پہل نہ کرو مگر ہر وقت تیار رہو اور لڑائی میں ایک آہنی دیوار کی طرح ڈٹ کر مقابلہ کرو

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

پاکستان کے قیام کے ساتھ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اہل پاکستان کو اس اصولی تعلیم کا علم ہو۔ جو اسلام جنگی تیاری یا میدان کارزار میں عہدہ برائی سے متعلق دیتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ پاکستان کو کسی جنگی اقدام میں پہل کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس لئے کہ اگر کوئی دوسرا ملک پاکستان پر حملہ آور ہو۔ یا ایسے اقدامات کرے جو بالواسطہ حملہ کے مترادف ہوں۔ تو اس صورت میں ہر پاکستانی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے ظالم دشمن کا مقابلہ کس طرح کیا جائے؛

یہ مضمون نہایت وسیع ہے۔ اور اگر اس کے سارے پہلوؤں پر مکمل نظر ڈالنی مقصود ہو۔ تو یقیناً اس کے لئے ایک ضخیم کتاب کا حجم درکار ہوگا۔ لیکن میں اس جگہ صرف چند اصولی باتوں تک اپنے آپ کو محدود رکھنا چاہتا ہوں۔ اور ان باتوں کو بھی حتی الوسع نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرونگا۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العظیم

مسلمانوں کو جنگی اقدام میں کبھی پہل نہیں کرنی چاہیئے

سب سے پہلی ہدایت اس معاملہ میں اسلام یہ دیتا ہے کہ تم دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار تو ہر وقت رہو۔ لیکن عملاً پہل کرنے سے ہمیشہ اجتناب کرو۔ بلکہ دل میں بھی یہ خواہش نہ رکھو کہ دشمن کے ساتھ ہمیں جنگ پیش آئے۔ ہاں دشمن کی طرف سے پہل کی جائے۔ یا ایسے اقدامات وقوع میں آئیں۔ جو پہل کرنے کے مترادف سمجھے جائیں۔ تو پھر ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ اور ہرگز کمزوری نہ دکھاؤ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لا تتمنوا لقاء العدوّ واسئلوا اللّٰہ العافیۃ واذا لقیتموھم فاصبروا (بخاری و مسلم)

"یعنی اے مسلمانو دشمنوں کے ساتھ لڑنے کی خواہش کبھی نہ کیا کرو۔ اور ہمیشہ خدا سے امن و عافیت کے خواہاں رہو۔ لیکن جب دشمن کے ساتھ لڑنا پڑے۔ تو پھر خوب ڈٹ کر صبر و استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو۔"

اسی اصول کی طرف ذیل کی قرآنی آیت بھی اشارہ کرتی ہے۔ اور یہ وہ آیت ہے۔ جو جہاد کی اجازت کے متعلق سب سے پہلے نازل ہوئی خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللّٰہ علیٰ نصرھم لقدیر (سورۂ حج آیت ۴۰)

"یعنی مسلمانوں کو جن کے خلاف ظالم دشمن نے جنگ کا آغاز کیا ہے مقابلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور یقیناً خدا تعالےٰ اپنے کمزور بندوں کی مدد کی طاقت رکھتا ہے۔"

اس تعلیم میں یہ بھاری حکمت مضمر ہے کہ ایک تو پہل کرنے والا انسان بسا اوقات غلط اندازہ کر کے یا حد اعتدال سے تجاوز کر کے ظالم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اسلام مسلمانوں کو کسی صورت میں بھی ظالم بنانا نہیں چاہتا۔ دوسرے پہل کرنے والا عموماً تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یہ ذہنی کیفیت بھی اسلام میں نہایت درجہ مکروہ سمجھی گئی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو توکل الی اللہ کا جذبہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے گھمنڈ کی صورت پیدا ہو کر انسان بسا اوقات غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔

پس اسلام نے ہر وقت چوکس اور تیار رہنے کی ہدایت دینے کے باوجود اس بات کو قطعاً پسند نہیں کیا۔ کہ مسلمان دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے میں پہل کریں۔

ضروری ہے کہ مسلمان ہر وقت مقابلہ کے لئے تیار رہیں

لیکن جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے پہل نہ کرنے کے یہ معنے نہیں کہ مسلمان سستی اور غفلت میں اپنا وقت گزاریں۔ بلکہ انہیں ہر وقت اپنی تنظیم اور ضروری ٹریننگ اور ضروری تیاری کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ تاکہ ایسا کوئی وقت نہ آئے۔ کہ وہ گویا سوتے ہوئے پکڑے جائیں۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

واعدّوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللّٰہ وعدوکم (انفال آیت ۶۱)

"یعنی اے مسلمانو دشمن کے مقابلہ کے لئے اپنی پوری قوت کے ساتھ تیاری رکھو۔ اور اپنی سرحدوں پر حفاظتی چوکیوں کو مضبوط کرو۔ جن میں نقل و حرکت کا بھی پورا سامان موجود رہنا چاہیئے۔ تا خدا کا دشمن اور تمہارا دشمن تمہاری غفلت اور عدم تیاری کی وجہ سے تمہارے خلاف جرأت کرنے کی ہمت نہ پا سکے۔ بلکہ تمہاری تیاری اور چوکسی کو دیکھ کر تم سے خائف رہے۔"

خود تیار رہو اور دوسروں کو تیار رکھو اور سرحدوں کو مضبوط بناؤ

اور اسی اصول کی مزید تشریح میں دوسری جگہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون۔ (آل عمران آیت ۲۰۰)

"یعنی اے مسلمانو تم دشمن کے مقابلہ پر کامل صبر و استقلال کا نمونہ دکھاؤ۔ اور نہ صرف خود صبر و استقلال پر قائم رہو۔ بلکہ اپنے اردگرد کے لوگوں کو بھی صبر و استقلال پر قائم رکھو۔ اور اپنی سرحدوں کو خوب مضبوط بناؤ۔ اور ہر امر میں خدا اور اسکے بنائے ہوئے اسباب کا سہارا ڈھونڈو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔"

اس آیت میں جو اصبروا کا لفظ ہے (یعنی کامل صبر و استقلال پر قائم رہو) اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ایک باقاعدہ سکیم بنا کر اور پروگرام مرتب کر کے دشمن کے مقابلہ پر استقلال کے ساتھ تیار رہو۔ کیونکہ صبر کے معنے ایک حالت پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے کے ہیں۔ اور اس طرح گویا اس لفظ کے اندر ہی سکیم اور پروگرام کا مفہوم بھی آجاتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی بات ہی نہ ہوگی۔ تو صبر و استقلال کس پر کیا جائے گا۔ اسی طرح صابروا کا لفظ (یعنی دوسروں کو بھی صبر و استقلال کے مقام پر قائم رکھو) اپنے اندر دو مفہوم رکھتا ہے۔ اول یہ مفہوم کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود دشمن کے مقابلہ پر تیار رہے۔ بلکہ اپنے اردگرد کے مسلمانوں کو بھی (خواہ وہ لڑائی کے قابل ہوں یا دوسرے) ہوشیار اور تیار رکھنے کی کوشش کرے۔ دوسرے اس لفظ میں یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ نہ صرف مسلمانوں کا جنگجو حصہ جو لڑائی کے قابل ہے مقابلہ کے لئے چوکس اور تیار رہنا چاہیئے۔ بلکہ مسلمانوں کی آبادی کا وہ حصہ بھی جو اپنی کمزوری کی وجہ سے جنگ میں عملی حصہ نہیں لے سکتا (مثلاً عورتیں، بچے یا بوڑھے مرد وغیرہ) وہ بھی مقابلہ کے لئے بالواسطہ تیار رہنا چاہیئے۔ آجکل کے جنگی حالات نے یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ کوئی ملک صرف اپنی فوج کے بل بوتے پر لڑ کر کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا غیر فوجی حصہ بھی۔ بلکہ وہ حصہ بھی جو جنگی خدمت کے قابل نہیں۔ دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ گو یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ ان کی تیاری فوجیوں سے مختلف قسم کی ہوگی۔ یہ وہ حقیقت ہے جسے اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن میں پیش کر کے مسلمانوں کو ہوشیار کیا ہے کہ صرف یہی کافی نہیں کہ تم اصبروا کے حکم پر عمل کر کے خود صبر و استقلال کے ساتھ مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ بلکہ تمہیں صابروا کے حکم پر بھی عمل کرنا چاہیئے یعنی ملک کی غیر جنگجو آبادی کو بھی دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار رکھنا چاہیئے۔ گویا مسلمانوں کی عورتیں بھی تیار رہیں۔ اور بچے بھی تیار رہیں۔ اور بوڑھے بھی تیار رہیں۔ تاکہ مسلمانوں کا جنگجو حصہ یعنی وہ حصہ جو لڑنے کے قابل ہے۔ اس بات کی وجہ سے تسلی پائے کہ اسکے پیچھے غیر جنگجو حصہ بھی اپنے اپنے رنگ میں اور اپنے اپنے میدان میں ہر احتیاطی تدبیر اور ہر مقابلہ اور ہر قربانی کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اسی طرح اس آیت کریمہ میں رابطوا کا حکم بھاری حکمت پر مبنی ہے۔ اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ صرف ملک کے اندرونی حصہ میں ہی تیار رہنا کافی نہیں۔ بلکہ ہر مسلمان حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنی سرحدوں کو بھی مضبوط رکھے۔ تاکہ ظالم دشمن کا پہلے قدم پر ہی مقابلہ کیا جا سکے۔ خواہ سرحد پر اور خواہ اگر ضرورت ہو۔ تو دشمن کے علاقہ میں گھس کر۔ اسی لئے اس لفظ میں عربی محاورہ کے مطابق یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ سرحدوں پر سواریوں کا انتظام بھی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سواری ہی نقل و حرکت کو آسان بنانے کا پختہ ذریعہ ہے۔ بالآخر قرآن شریف نے اتقوا اللّٰہ کے الفاظ فرمائے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا پر توکل کرو۔ اور خدا کو اپنی ڈھال بناؤ۔ اور عربی محاورہ کے مطابق اللہ کے مفہوم میں خدا اور اس کا بنایا ہوا قانون اور اس کے پیدا کئے ہوئے اسباب سب شامل ہیں۔ گویا واتقوا اللّٰہ کے پورے معنے یہ ہیں۔ کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے خدا کے بنائے ہوئے اسباب کو اختیار کرو۔ مگر ساتھ ہی خدا پر اور اسکی نصرت پر بھروسہ رکھو۔ اور اس سے دعائیں کرتے رہو۔ خلاصہ کلام یہ کہ اس آیت میں پانچ اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے:۔ (۱) اپنے

کے قابل آبادی کا ایک باقاعدہ پروگرام اور سکیم کے مطابق دشمن کے مقابلہ کے لئے صبر و استقلال کے ساتھ تیار رہنا۔ یعنی باقاعدہ فوج بھی اور ریزرو حصہ بھی (۲) ملک کی دوسری آبادی (یعنی عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں) کو بھی اپنے اپنے میدان اور اپنے اپنے حلقہ کار میں تیار رکھنا (۳) سرحدوں کو پوری طرح مضبوط کرنا (۴) خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے تمام سامانوں کو اپنی تیاری میں استعمال کرنا۔ اور جنگی تیاری کے کسی پہلو کو نظر انداز نہ کرنا۔ اور (۵) بایں ہمہ اصل بھروسہ صرف خدا پر رکھنا اور اسکی نصرت کے لئے ہر وقت دست بدعا رہنا۔

یہ سوال کہ غیر جنگی آبادی کی تیاری سے کیا مراد ہے۔ آجکل کے حالات کے لحاظ سے کوئی مشکل سوال نہیں ہے۔ اس تعلق میں سب سے اول نمبر پر تو بمت اور روح یعنی (morale) کو بلند رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ہوائی حملہ کے بچاؤ کی تدابیر کی ٹریننگ۔ زخمیوں کی نرسنگ بعض جنگی سامان کی تیاری میں امداد وغیرہ کئی قسم کے کام ہیں۔ جن میں ملک کا غیر جنگجو حصہ معقول مدد دے سکتا ہے۔

جب لڑائی ہو تو ایک آہنی دیوار کی طرح ڈٹ کر مقابلہ کرو

جب مسلمانوں کی طرف سے پہل نہ ہونے کے باوجود دشمن مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے۔ یا ایسے جارحانہ اقدامات کا آغاز کر دے۔ جو حملہ کے مترادف سمجھے جائیں۔ تو پھر مسلمانوں کو خدا کا حکم ہے کہ ایسے دشمن کا اس طرح مقابلہ کرو۔ کہ گویا تم ایک آہنی دیوار ہو جسے کوئی حملہ توڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیل اللہ صفاً کانھم بنیان مرصوص (سورۃ صف آیت ۵)

"یعنی اللہ تعالےٰ ان مومنوں سے محبت رکھتا ہے جو اسکے راستے میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی آہنی دیوار ہیں۔"

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے نہایت مختصر گر نہایت حقیقی اور جامع الفاظ میں ہدایت فرمائی ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے وقت مسلمان الگ الگ اینٹ کی صورت میں نظر نہیں آنے چاہئیں۔ بلکہ اس آہنی دیوار کی طرح بن جانے چاہئیں جس کی اینٹوں کو اکٹھا جوڑ کر ان کے رخنوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا ہو۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] دیوار کے لئے دو باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جن میں سے ایک انفرادی ہے اور دوسری اجتماعی۔ انفرادی بات یہ ہے کہ اس کی ہر اینٹ ایسی پختہ اور ایسی صاف اور ایسی مضبوط ہو۔ کہ وہ نہ صرف ہر قسم کا دباؤ برداشت کر سکے۔ بلکہ ایسا آہنی رنگ اختیار کر لے کہ پگھلے ہوئے سیسہ کے ساتھ ملکر بالکل ایک جان ہو سکے۔ اور اجتماعی بات یہ ہے کہ اس کی اینٹیں سیسے کے گارے یعنی مارٹر (cement mortar) کے ذریعہ اپنی انفرادیت کو کھو کر ایک چٹان کی صورت اختیار کر لیں۔

اور ظاہر ہے کہ یہ کیفیت دو باتوں کے ذریعہ پیدا ہو سکتی ہے۔ اور یہی دو باتیں وہ گارا یعنی مارٹر ہیں۔ جن کی طرف قرآن شریف نے مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی) کے الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔ اور وہ دو باتیں یہ ہیں۔ (۱) باہمی تعاون و محبت اور ایک دوسرے کے لئے قربانی اور (۲) افسروں کی کامل فرمانبرداری۔ ان دو چیزوں کے ساتھ جو گویا اینٹوں کے لئے گارے یعنی مارٹر کا حکم رکھتی ہیں۔ اگر کسی دیوار کو اینٹ بھی اچھی میسر آجائے۔ یعنی اس کے سپاہی انفرادی لحاظ سے بھی اعلےٰ صفات رکھتے ہوں تو پھر یقیناً اس قسم کے مادے سے تیار شدہ دیوار ایک بنیان مرصوص ہوگی۔ جسے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔

میدان جنگ سے بھاگنا منع ہے سوائے اسکے کہ جنگی تدبیر کے طور پر کوئی نقل و حرکت کی جائے

اس کے بعد قرآن شریف یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب مسلمان چوکس و ہوشیار بھی ہوں۔ اور جنگی سامانوں سے آراستہ بھی رہیں۔ اور سرحدوں کو مضبوط بھی کر لیں۔ اور بنیان مرصوص بھی بن جائیں۔ اور خدا سے دست بدعا بھی رہیں۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ میدان جنگ میں پیٹھ دکھانے کا موقعہ آئے۔ بلکہ میدان میں پیٹھ دکھانا دور کی چیز ہے۔ جسے اسلام بڑی سختی کے ساتھ ناجائز قرار دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفاً فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفاً لقتال او متحیزاً الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماوٰہ جہنم وبئس المصیر (سورۃ انفال ع ۲)

"یعنی اے مومنو جب تم لشکر کی صورت میں کافروں کے سامنے آؤ تو پھر کبھی انہیں پیٹھ نہ دکھایا کرو۔ اور جو شخص ایسے وقت میں پیٹھ دکھانے کا موجب بنے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی جنگی تدبیر کے ماتحت ادھر ادھر ہٹنے کا طریق اختیار کرے۔ یا مومنوں کی کسی دوسری پارٹی کے ساتھ ملاپ کرنے کی غرض سے مقابلہ کی جگہ بدلے تو وہ خدا کے غضب کو اپنے سر پر لے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ اور یہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔"

بے شک یہ آیت دینی جنگوں کے لئے ہے لیکن اس میں وہ دائمی اصول بیان کیا گیا ہے جسے ایک مجاہد مومن کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے۔ یہ اصول یہ ہے کہ جب ایک دفعہ ایک مومن کسی کافر کے مقابلہ پر آجائے۔ تو پھر اس کے لئے پیٹھ دکھانے کا سوال ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس صورت میں ایک سچے مومن کا یہی فرض رہ جاتا ہے۔ کہ یا تو لڑے اور فتح پائے۔ اور یا لڑے اور جان دیدے۔ ہاں بے شک دو صورتیں ایسی ہیں۔ کہ جن میں مومنوں کی پارٹی اگر ضروری خیال کرے۔ تو دشمن کے سامنے سے وقتی طور پر ہٹنے کا طریق اختیار کر سکتی ہے۔ بھاگنے کے لئے ہرگز نہیں بلکہ صرف جنگی تدبیر کے طور پر۔ یہ دو صورتیں ہیں (اول) یہ کہ جنگی تدبیر کے طور پر کسی مومن پارٹی کو اپنی جگہ بدلنی پڑے۔ اور وہ یہ سمجھے کہ اس کے واسطے لڑنے کا یہ مقام اچھا نہیں۔ بلکہ وہ مقام اچھا ہے اور (دوسرے) یہ کہ اسکے اپنے ساتھیوں کی کوئی اور پارٹی کسی قریب یا دور کے مقام پر موجود ہو۔ اور وہ سارے حالات کو دیکھ کر اور کامیابی کو زیادہ یقینی بنانے کے لئے یہ فیصلہ کرے کہ مجھے دوسری پارٹی کے ساتھ ملاپ کر کے دشمن سے ٹکر لینی چاہیئے۔ ان دو صورتوں کے سوا جو دراصل دونوں جنگی تدبیر کا حصہ ہیں۔ اسلام کی لغت میں دشمن کے سامنے کو بھاگنے کے لئے کوئی لفظ موجود نہیں۔

لڑائی میں مومنوں کو بھی نقصان پہونچ سکتا ہے۔ مگر ان کے نقصان میں بھی ان کی فتح ہے

اسلام مسلمانوں کو ہرگز یہ جھوٹی تسلی نہیں دینا چاہتا کہ وہ ہر جزوی مقابلہ میں بھی لازماً فتح پائینگے ہاں وہ یہ ضرور فرماتا ہے۔ کہ اگر تمہاری جنگ حق و صداقت پر قائم ہے۔ تو تم انجام کار ضرور فتح پاؤ گے۔ لیکن تمہیں اس بات کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے کہ شائد درمیانی لڑائیوں میں تمہیں بھی کچھ نقصان پہونچے یا عارضی طور پر شکست کی صورت پیدا ہو جائے لیکن ایسے عارضی نقصانوں پر یا مال و جان کے دنیاوی نقصان پر ہرگز گھبراؤ نہیں۔ اور مایوسی کی طرف نہ جھکو بلکہ یاد رکھو کہ عاقبت تمہارے لئے ہے۔ اور تم میں سے مرنے والے شہادت کا درجہ پاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے

وان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون وترجون من اللہ ما لا یرجون (سورۃ نساء ع ۱۵)

"یعنی اے مسلمانو! اگر جنگ میں کبھی تمہیں کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے تو اس سے گھبراؤ نہیں کیونکہ جس طرح تمہیں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اسی طرح دشمن کو بھی بلکہ اس سے بڑھ کر تکلیف پہنچتی اور [illegible] نقصان ہوتا ہے لیکن تم خدا سے اس بات کی امید رکھتے ہو جو کافر ہرگز نہیں رکھتے۔"

اس آیت میں اشارہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو کبھی لڑائی میں کوئی مالی یا جانی نقصان ہوتا ہے تو ایسا نقصان کفار کا بھی ہوتا ہے۔ اور اگر نقصان کے حصہ کو نظر انداز بھی کیا جائے۔ تو بہرحال اس پہلو سے دونوں برابر ہیں لیکن مسلمانوں کو یہ بھاری امتیاز حاصل ہے کہ وہ خدا سے اس بات کی امید رکھتے ہیں۔ جس کی کافر لوگ ہرگز امید نہیں رکھتے اور نہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ امید کیا ہے؟ اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ دنیاوی تکلیفوں اور دنیاوی نقصانوں کے باوجود مسلمان یہ امید رکھتا ہے کہ آخری فتح بہرحال اسی کی ہوگی کیونکہ خدا کا یہ ازلی حکم جاری ہو چکا ہے کہ العاقبۃ للمتقین (انجام ہرحال میں متقیوں کا ہے) دوسرے یہ کہ جو مسلمان لڑائی میں مارا جاتا ہے۔ وہ یہ امید بلکہ یقین رکھتا ہے۔ کہ میں خدا کے رستہ میں شہید ہوا ہوں اور آخرت میں ان تمام انعاموں کا وارث ہوں گا جو شہیدوں کے لئے مقدر ہیں۔ مگر ایک کافر اس نیک انجام کی امید نہیں رکھتا اور نہیں رکھ سکتا۔ پس عذر سے دیکھا جائے۔ تو دنیاوی شکستوں میں بھی مسلمانوں کے لئے فتح مقدر ہے کیونکہ یا تو وہ فتح پاتے ہیں اور یا شہادت پا کر خدا کے حضور انعاموں کے وارث بن جاتے ہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف ذیل کی قرآنی الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ:۔

قل ھل تربصون بنا الا احدی الحسنیین (سورۃ توبہ ع ۷)

"یعنی اے رسول تو ان کافروں سے کہدے کہ تمہاری خواہش ہمارے متعلق خواہ کچھ ہو۔ دو انعاموں میں سے ایک انعام بہرحال ہمارے لئے مقدر ہے یعنی یا تو ہم فتح پائینگے اور یا شہید ہو کر خدا کے انعاموں کے وارث بنیں گے مگر تم خود سمجھ لو کہ شکست کی صورت میں تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں۔"

یہ وہ بھاری نفسیاتی نکتہ ہے جو ایک مسلمان مجاہد کی ہمت کو اتنا بلند کر دیتا ہے کہ کوئی کافر اس بلندی کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتا اور ضروری ہے کہ تمام اسلامی جنگوں میں یہ نکتہ ہر مرد مجاہد کی آنکھوں کے سامنے رہے اور اس کا دل اس یقین سے معمور ہو کہ خواہ میں زندہ رہوں یا مروں ہر حال میں فتح یاب ہوں یہ ایمان انسان کے اندر ایک ایسی روحانی قوت بھر دیتا ہے کہ کوئی دنیا کی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی

سچا مسلمان اپنے سے دس گنی طاقت پر غالب آتا ہے۔ کیونکہ وہ جنگ کی غرض وغائت کو سمجھتا ہے

اس کے بعد قرآن شریف اس نکتہ کو لیتا ہے کہ ہر مجاہد مسلمان کو جنگ کی غرض وغایت کا پورا علم ہونا چاہیئے اور اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ پیش آمدہ جنگ اسکے دین اور اسکی دنیا اور اس کے حال اور اسکے مستقبل اور اسکی ذات اور اسکی قوم پر کیا اثر رکھتی ہے یونہی اندھوں کی طرح کسی جنگ کی غرض وغایت اور اسکے امکانی نتائج کو جاننے اور سمجھنے کے بغیر میدان جنگ میں کود جانا ہرگز اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ پس ضروری ہے کہ لڑنے والا ہر سپاہی اور ہر افسر بلکہ ملکی آبادی کا ہر فرد ہر پیش آنے والی جنگ کی غرض وغایت اور اسکے انفرادی اور اجتماعی نتائج کو اچھی طرح سمجھتا ہو کیونکہ اس بات کے سمجھ لینے کے ساتھ اس کے دل و دماغ کے اندر وہ طاقت اور وہ روشنی پیدا ہوتی ہے جو کسی اور ذریعہ سے پیدا نہیں ہو سکتی اور ایسا تفقہ رکھنے والا ایک مسلمان دس کافروں پر غالب آسکتا ہے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ اگر وہ سچا مومن ہوگا اور جنگ کی تفقہ کو سمجھے گا تو وہ ضرور دس گنے طاقت پر غالب آئیگا۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ:۔

ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین وان یکن مائة یغلبوا الفاً من الذین کفروا بانھم قوم لا یفقھون (انفال آیت ۶۶)

"یعنی اے مومنو! اگر تم میں بیس آدمی صبر و استقلال کے مقام پر قائم رہنے والے موجود ہوں تو وہ دو سو کافروں پر غالب آئینگے اور اگر ایک سو ایسے مجاہد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آئینگے کیونکہ کافر اپنے جنگ کی دینی اور دنیوی فقہ کو نہیں سمجھتا اور تم سمجھتے ہو۔"

اس آیت میں قرآن شریف اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرماتا ہے کہ جنگ کی غرض و غایت اور اسکے امکانی نتائج کو سمجھنے والی قوم وہ روحانی طاقت حاصل کر لیتی ہے۔ جو دوسروں کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی۔ بشرطیکہ وہ صبر و استقلال کے مقام پر قائم رہے اور اپنا سیکھا ہوا سبق نہ بھلا دے۔ یہ وہ عظیم الشان نکتہ ہے کہ اگر مسلمان اس پر قائم ہو جائیں یعنی اوّل سچے مومن بن جائیں دوم صبر و استقلال کے مقام پر قائم ہو جائیں اور سوم پیش آمدہ جنگ کی دینی اور دنیوی فقہ کو سمجھیں اور اس سمجھ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں تو اس میں ہرگز کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ان کے بیس مجاہد دو سو کافروں پر غالب آسکتے ہیں اور سو مجاہد ہزار کافروں کو نیچا دکھا سکتے ہیں۔ بلکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تاریخ میں تو اس سے بھی بڑھ کر روحانی طاقت کی مثالیں نظر آتی ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ملک کا ہر فرد ہر پیش آمدہ جنگ کی غرض و غائت سے واقف ہو اور اسکے تمام امکانی نتائج کو سمجھتا اور جانتا ہو اور یہ تفقہ پیدا کرانا حکومت اور پریس اور پبلک اداروں کا کام ہے۔

صلح کی طرف جھکنے والے دشمن کے صلح کے ہاتھ کو رد نہ کرو

اسلام چونکہ ایک روحانی مذہب ہے اور اسکی جد و جہد کا مرکزی نکتہ اسلام کی تبلیغ ہے جس سے اسکو کسی صورت میں غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ اسلئے جنگی ضابطہ کی تعلیم دیتے ہوئے اسلام یہ ہدایت بھی فرماتا ہے کہ اگر دشمن کسی وقت اپنی کمزوری محسوس کر کے تمہاری طرف صلح کا ہاتھ بڑھائے تو اس ہاتھ کو رد نہ کرو۔ بلکہ اسکی صلح کی پیشکش کو قبول کر لو اور جنگ کے ظاہری مستقبل کو خدا پر چھوڑ دو چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے:۔

ان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ (انفال آیت ۶۲)

"یعنی اگر جنگ کے دوران میں کسی وقت کافر صلح کے لئے جھکیں تو تم بھی ان کے صلح کے ہاتھ کو قبول کرو اور خدا پر توکل کرو"

یہ ہدایت بھی ایک نہایت ضروری ہدایت ہے کیونکہ اسلام ایک روحانی اور تبلیغی مذہب ہے اور اگر ایسے مذہب کے پیرو دشمن کی صلح کی پیشکش کو قبول نہ کریں تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ تبلیغ کے مواقع کو جنگ کی ظاہری اور مادی شان و شوکت پر قربان کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو قوم صلح کے لئے جھکتی ہے وہ گویا اپنے ہاتھ سے خود ہمارے لئے پُر امن تبلیغ کا دروازہ کھولتی ہے اور اس دروازے کو بند کرنا تبلیغ کے دروازے کو بند کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ تبلیغ [illegible] یقیناً تلوار کی لڑائی سے زیادہ اہم اور زیادہ [illegible] ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاد تلوار کا بھی ہو سکتا ہے اور تبلیغ کا بھی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ تبلیغ کا جہاد تلوار کے جہاد سے زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ وہ لوگوں کے مسلمان ہونے کا رستہ کھولتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک دفعہ حضرت اسامہ بن زید نے کسی جنگ میں ایک مشرک کے مقابل پر آئے اور اس مشرک نے جب اپنے سر پر تلوار گرتی دیکھی تو اپنے آپ کو بے بس پا کر کلمہ شہادت پڑھ دیا مگر اسامہ رضی نے اس کی نیت کو مشکوک سمجھتے ہوئے اسے پھر بھی تلوار کی گھاٹ اتار دیا تو اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور جب اسامہ رضی نے یہ عذر پیش کیا کہ یا رسول اللہ وہ ڈر کی وجہ سے کلمہ پڑھتا تھا۔ تو آپؐ کی ناراضگی اور بھی زیادہ ہو گئی اور آپؐ نے سختی کے ساتھ فرمایا کہ ھل شققت قلبہ یعنی اے اسامہ رضی کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا کہ وہ منافقت کے رنگ میں کلمہ پڑھ رہا ہے۔ اسامہ رضی کہتے ہیں کہ اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اتنے ناراض ہوئے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا اور اسکے بعد اسلام لاتا۔ تا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ناراضگی میرے حصہ میں نہ آتی۔ پس کم از کم دینی لڑائیوں میں یہ ضروری ہے کہ اگر دشمن کی طرف سے صلح کی پیشکش ہو اور وہ معاندانہ کارروائی کو ترک کر دے تو پھر خواہ ظاہری نتیجہ کچھ ہو۔ مسلمانوں کو اس صلح کی پیشکش کو قبول کرنا چاہیئے۔

اگر دشمن پر غلبہ حاصل ہو تو ہر حال میں ظلم سے اجتناب کرو

اسلام کی آخری تعلیم جو میں اپنے اس مختصر مضمون میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس بات سے تعلق رکھتی ہے کہ اسلام کسی صورت میں بھی ظلم کو جائز نہیں سمجھتا اور مغلوب دشمن کے حقوق کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور اس بات کی تاکیدی ہدایت دیتا ہے کہ ہر قسم کے ظلم سے پرہیز کرو یعنی عورتوں کو قتل نہ کرو۔ بچوں کو نہ مارو بوڑھے لوگوں پر وار نہ کرو اور مذہب کے لئے زندگیاں وقف رکھنے والے لوگوں کو نشانہ نہ بناؤ۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تاکید فرماتے تھے کہ

لا تقتلوا ولیداً ولا امرأة ولا شیخاً فانیاً ولا تقتلوا اصحاب الصوامع (مسلم و طحاوی و ابو داؤد)

یعنی بچوں کو قتل نہ کرو اور نہ ہی عورتوں پر ہاتھ اٹھاؤ اور نہ ہی بوڑھے لوگوں کو قتل نہ کرو اور نہ ہی مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں کو قتل کرو۔ اس اصولی ہدایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فاتح مسلمانوں کے لئے ایک ایسی روک بیان فرمادی ہے کہ ان کے غصے اور فتح کا جوش خواہ کتنے ہی زوروں پر ہو وہ کبھی بھی ظلم کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتے۔ اس ہدایت کے ماتحت دشمن کا ہر بچہ اور دشمن کی ہر عورت اور دشمن کا ہر بوڑھا اور دشمن قوم کا ہر وہ شخص جو اپنی زندگی خالص مذہبی خدمت کے لئے وقف رکھتا ہے محفوظ کر دیا گیا ہے اور ہر مسلمان اپنے جوش کی حالت میں بھی جب کہ فتح کا خمار اکثر دماغوں کو ماؤف کر دیتا ہے اس ہدایت کا پابند قرار دیا گیا ہے کہ کمزور اور مذہبی لوگوں سے اپنے ہاتھ کو روک کر رکھے۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو بھی محفوظ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ روایت آتی ہے۔ کہ حضرت ابو بکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی فوجی دستہ روانہ فرماتے تو اسکے امیر کو یہ نصیحت فرماتے تھے کہ:۔

الذین زعموا انھم حبسوا انفسھم للہ فذرھم وما زعموا انھم حبسوا انفسھم لہ (موطا امام مالکؒ)

یعنی جن لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق اپنے آپ کو خدا کی عبادت اور خدا کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ ان پر کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ اٹھاؤ اور اسی طرح وہ عبادت گاہیں یا وہ چیزیں جن کو وہ مقدس سمجھتے ہیں۔ انہیں بھی ہرگز نقصان نہ پہنچاؤ۔"

یہ وہ اسلامی ضابطہ جنگ ہے جو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے اور اس سارے ضابطے کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) پہل نہ کرو (۲) دشمن کے مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار رہو (۳) تمام ان تدبیروں اور سامانوں کو اختیار کرو جو خدائی قانون کے ماتحت کامیابی کے لئے ضروری ہیں (۴) ایک باقاعدہ پروگرام کے مطابق صبر و استقلال کے ساتھ کام کرو (۵) سرحدوں کو مضبوط بناؤ (۶) اگر لڑائی پیش آئے تو ایک آہنی دیوار کی طرح ڈٹ کر مقابلہ کرو (۷) میدان جنگ سے کسی صورت میں نہ بھاگو۔ (۸) درمیانی تکلیفوں سے نہ گھبراؤ اور یقین رکھو کہ عاقبت بہر حال تمہاری ہے (۹) جنگ کی غرض و غائت اور اسکے امکانی نتائج کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ (۱۰) اگر دشمن صلح کی طرف جھکے تو اسکے صلح کے ہاتھ کو رد نہ کرو (۱۱) غلبہ کی صورت میں انسانیت کے کمزور طبقے اور مختلف قوموں کی مقدس چیزوں کی حفاظت کرو اور (۱۲) بہر حال خدا کے فضل و رحم پر بھروسہ رکھو اور اسکی نصرت کے طالب رہو۔

یہ وہ بارہ زرین ہدایتیں ہیں جو جنگی امور کے متعلق اسلام ہمیں دیتا ہے اور اسکے مقابل پر وہ اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ اگر مسلمان ان ہدایتوں پر عمل کریں تو درمیانی جزوی نقصانات کو چھوڑ کر جو خود قومی تربیت اور قومی ترقی کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ آخری فتح بہر حال مسلمانوں کی ہوگی اور دشمن ان کے مقابلہ میں مغلوب اور مقہور ہوگا اور یہ کوئی وہمی چیز نہیں ہے بلکہ یہ وہ نظارہ ہے جو دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں دیکھ چکی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اگر مسلمان خدا کے دامن سے وابستہ رہیں تو آج بھی وہ یہ نظارہ نہ دیکھیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

کبابیر کے احمدی احباب خیریت سے ہیں

بہت سے اصحاب احمدیان حیفہ و کبابیر کے متعلق دریافت کر رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے خاکسار یہ سطور تحریر کر رہا ہے۔ حیفا کی جماعت کے اکثر احباب دمشق میں مقیم ہیں۔ مگر کبابیر کی جماعت بعض مشکلات کی بناء پر ہجرت نہ کر سکی۔ خاکسار نے دمشق میں برطانوی قنصل سے اس سلسلہ میں ملاقات کی تھی۔ اور ان سے یہ خواہش کی تھی۔ کہ وہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب اور احمدیان کبابیر کے متعلق دریافت کر کے اطلاع دیں۔ چنانچہ آج خاکسار کو دمشق کے برطانوی قنصل سے جواب موصول ہوا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ حیفا میں مقیم وائس قنصل نے خود کبابیر میں جا کر مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل سے ملاقات کی۔ اور مولوی صاحب نے اس موقعہ پر کہا کہ ہم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے۔ ہماری طرف سے حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو السلام علیکم تحریر کیا جائے۔ نیز دعا کی درخواست ہے اس خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کی طرف بھی حیفہ کے برطانوی قنصل نے جواب تحریر کیا ہے جس میں بعض تفاصیل بھی دریافت کر رہا ہوں۔ (شیخ نور احمد منیر دمشق)

حکومت ہندوستان کے کرنسی نوٹ

حکومت پاکستان نے چند ماہ سے اپنے علیحدہ کرنسی نوٹ جاری کئے ہوئے ہیں۔ تاکہ پاکستان کے نوٹ مناسب وقت میں پاکستان میں ہندوستان کے نوٹوں کی جگہ لے سکیں۔ ہندوستان کے نوٹ غالباً ۳۰ ستمبر کے بعد پاکستان میں جاری نہیں رہیں گے۔ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر محاسب میں جو احباب چندہ جات یا امانتوں کے طور پر ہندوستان کے نوٹوں میں روپیہ جمع کروانا چاہتے ہوں۔ ان کا روپیہ ۲۶ ستمبر تک دفتر محاسب میں پہنچ جانا چاہیئے۔ ستمبر کی آخری تاریخوں میں چونکہ بنکوں میں بہت رش ہوگا۔ اس لئے سہولت کے لئے ۲۶ ستمبر تک ہندوستانی کرنسی نوٹ ہمیں پہنچا دیئے جائیں۔ اگر ان تاریخوں کے بعد ہمیں ہندوستانی نوٹ موصول ہوئے اور ہم باوجود کوشش کے بنک میں جمع نہ کروا سکے۔ تو دفتر محاسب پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔ اور ہم فرستندہ کو نوٹ واپس بھجوا دیں گے۔ نیز احباب مہربانی کر کے ہندوستان کرنسی کے صحیح و سالم نوٹ ہی بھجیں۔ دفتر محاسب بوجہ اس کے کہ ہندوستان کے پھٹے اور بوسیدہ نوٹوں کے بدلوانے کے اب پہلے سے انتظامات نہیں رہے۔ ایسے نوٹ لینے سے معذور ہوگا۔

ہندوستان کی جماعتوں کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ روپیہ بذریعہ بنک ڈرافٹ پوسٹل آرڈر یا منی آرڈر بھجوایا کریں۔ تا ہندوستان کے کرنسی نوٹوں کے تبادلہ کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ (محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ لاہور)

اس کیمرن

اس کیمرہ ایک بہت مشہور ہوٹل ایک ریگستانی جگہ میں واقعہ ہے۔ اس ہوٹل میں دنیا کے تمام عیش و آرام اور گانے بجانے کا ایک سے ایک بڑھ کر انتظام موجود ہے۔ ہوٹل کی بناوٹ اور خوبصورتی میں کوئی کسر باقی نہیں۔ مہتاب مبوزہ اپنی چاندنی سے ہوٹل کے چاروں طرف رات کو ناچتا ہے۔

مگر ادھر کسی جگہ کی غریب بستیوں میں موت ناچتی ہے۔ موت کو روکا جا سکتا ہے۔ مگر مفلسی بیچ میں ہے۔ دنیا کے دوسرے ملکوں میں ایسی موتیں اب روک دی گئی ہیں۔

اس طرح کہ ایک طرف تو عیش آرام اور ناچ گانے اور دوسری طرف ناچ موت کے دوسرے غریب ریگستانی ملکوں میں بھی دیکھنے میں آ سکتے ہیں۔ موت آج کل ہر ایک خوش الحال آدمی کی طرف جلدی نہیں دوڑتی۔ مگر ان دنوں اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ یہ کوئی نہیں سمجھتا تھا۔ کہ مچھر کاٹنے کے علاوہ اور بھی کوئی نقصان کر سکتا ہے مچھروں سے کیا ہو سکتا ہے۔ یہ صرف دو الفاظ سے ہی پتہ چل جائیگا۔ ملیریا اور میلا بخار۔ پہلے بخار کو سب دنیا کے آدمی جانتے ہیں۔ اور اس سے ڈرتے ہیں۔ مگر ملیریا سے سب لوگوں کو اتنا ڈر نہیں۔ کیونکہ کچھ لوگ ملیریا بخار اور مچھر کا کاٹنا ایک ہی سامان سمجھتے ہیں۔ یہ بھول ہے اور اس کا پتہ آپ کو اس بات سے چل سکتا ہے کہ دنیا میں تیس ہزار لاکھ آدمیوں کو ملیریا بخار بھی ہوتا ہے۔ اور ۳۰ لاکھ آدمی اس کی وجہ سے ہر سال موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں

بے فکر عیش و آرام کرنے والے اور غریب ریگستانی بھی کو آف مینش کے اعلان پر غور کرنا چاہیئے۔ لیگ آف نیشن کے ملیریا کمیشن کا کہنا ہے کہ ملیریا سے بچنے کے لئے کچھ گرین کونین روزانہ کھانی چاہیئے۔ اور بخار ہو جانے سے پندرہ سے بیس گرین کونین پانچ سے سات دو دن تک روزانہ کھانی چاہیئے۔ جب تک کہ بخار اور جاڑا نہ مر جائے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم

(از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

حضرت مولانا نیر صاحب سلسلہ کے پرانے خادم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم تھے۔ پہلے ریاست کپورتھلہ میں اسکول ماسٹر تھے۔ قادیان میں رہنے اور سلسلہ حقہ کی خدمت کے شوق میں ریاست کی ملازمت چھوڑ کر قادیان کے ہائی اسکول کی مدرسی اختیار کی۔ ۱۹۲۰ء تک مدرس رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کا کام بھی کرتے رہے۔ ۱۹۲۰ء میں چوہدری فتح محمد صاحب کو جب ولایت جانے کا حکم ہوا۔ تو چوہدری صاحب کی تحریک پر حضرت نیر صاحب کو بھی ولایت جانے کا حکم ہوا۔ تاکہ مجھے اور قاضی عبداللہ صاحب کو سبکدوش کریں قاضی صاحب تو فارغ ہو کر ہندوستان آ گئے مگر مجھے حکم ہوا۔ کہ لنڈن سے امریکہ چلا جاؤں حضرت نیر صاحب نے قریب ایک سال لنڈن میں تبلیغی کام کیا۔ جہاں کئی انگریز مسلمان ہوئے اور پھر انہیں افریقہ جانے کا حکم ہوا۔ جہاں کئی ہزار افریقی ان کی تبلیغ سے مسلمان اور احمدی ہوئے۔ اور وہاں انہوں نے ایک مسجد بنائی اور تبلیغی کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی حاصل کی۔ اور احمدیت کا ایک مضبوط مرکز وہاں قائم ہو گیا۔ حضرت مولانا صاحب کا وہاں کے حکام کے ہاں بھی کافی رسوخ تھا اور اس علاقہ کے انگریزی حکام بھی ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ چند سال افریقہ میں رہنے سے آپ کی صحت پر ایسا برا اثر ہوا کہ ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ کو مجبوراً لنڈن جانا پڑا جہاں قریب دو سال کام کرنے کے بعد آپ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ۱۹۲۴ء میں واپس ہندوستان آ گئے اور نظارت دعوت و تبلیغ کے کام پر لگائے گئے پھر تبلیغ کے واسطے بھوپال اور حیدرآباد بھیجے گئے اور حیدرآباد میں تین سال کے قریب مشن میں کام کرنے کے بعد آپ قادیان واپس آ گئے۔ اور پھر پنشن لینے تک وہیں کام کرتے رہے

پہلی بیوی سے حضرت مولانا کی دو صاحبزادیاں ہیں۔ جو ریاست حیدرآباد میں مقیم ہیں۔ مولانا کی دوسری شادی ڈاکٹر عبدالغنی کڑک صاحب کی صاحبزادی محمودہ خانم سے ہوئی۔ جن سے چار بچے ہیں۔ دو لڑکیاں دو لڑکے اللہ تعالیٰ ان بچوں کا مربی اور متکفل ہو۔ مولانا صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ساتھ بہت ہی قابل رشک اخلاص اور محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل احباب کا موجودہ پتہ مطلوب ہے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو وہ خود ورنہ ان کو جاننے والے اور جن کو ان کا پتہ معلوم ہو وہ فوراً نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع کر دیں۔

(۱) اہل و عیال میر غلام احمد صاحب ریٹائرڈ ہانگ کانگ پولیس جن کا اصل وطن موضع و ڈاکخانہ پنجیری ضلع میرپور براستہ جہلم، کشمیر ہے آج کل کہاں ہیں۔ ان کے ایک صاحبزادہ کا نام عبدالحمید ہے جو انچو آف ٹیفشل۔ آر۔ آئی۔ اے ورکشاپ ۱۷۵ لاہور میں کام کرتے ہیں۔

(۲) محمد حسین صاحب بنگالی ولد مولوی عبدالرحمن صاحب بنگالی جو قریشی محمد حنیف صاحب احمدی مبلغ کے ساتھ بغرض تعلیم قادیان آئے تھے۔ اور داخل سکول نہیں ہو سکے تھے۔ کہ فسادات شروع ہو گئے تھے۔ اور یہ درویشان کے پہلے بیچ میں شامل تھے۔ (نظارت امور عامہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دعائے مغفرت

میرے پیارے بھائی جناب مولوی فضل الٰہی صاحب واقف زندگی جو مولوی رحمت علی صاحب آف پیرکوچی کے والد ہیں۔ ۲۳ اگست کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ بہت عقیدت رکھتے تھے اور حضور بھی انہیں بہت نوازتے رہے۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں دعا کر

اعلان برائے اطلاع حصہ داران

(۱) الیشو افریقن کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور

(۲) سندھ ویجیٹیبل آئیل اینڈ الائیڈ پروڈکٹ کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور

مذکورہ بالا کمپنیوں کے رجسٹروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ کئی حصہ داروں نے اپنے حصہ کا مطلوبہ روپیہ اب تک پورا ادا نہیں کیا۔ دفتر سے کئی بار مطالبہ کرنے پر بھی ابھی تک بہت سے حصہ داروں کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کو تفصیلی حساب چند دنوں تک پھر بھیجا جا رہا ہے۔ اس کے بعد ان کو کوئی یاد دہانی نہیں کرائی جائیگی۔ بلکہ قواعد کمپنی کے مطابق ان کی ادا شدہ رقم ضبط ہو جائے گی اور ان کے حصے نئے خریداروں کو دیدیئے جائیں گے۔ اگر کوئی حصہ دار اپنی مالی بدحالی کی وجہ سے بقایا روپیہ ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو وہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ ہم ان کی اسقدر مدد کرنے کی کوشش کرینگے کہ ان کے حصے کسی نئے خریدار کو دیکر انکا ادا شدہ روپیہ واپس کر دیں۔ مگر قواعد کمپنی کی رو سے کمپنی اپنے سرمایہ میں سے کسی حصہ دار کو ادا شدہ روپیہ واپس نہیں کر سکتی حصہ داران کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کمپنی حصہ دار کا ادا شدہ روپیہ کسی صورت میں بھی واپس نہیں کر سکتی بسوائے اس کے کہ دوسرا شخص ان کے حصے خرید لے۔ اس صورت میں وصول شدہ رقم اصل حصہ دار کو واپس کر دیجائیگی۔ مگر اسکی کمپنی ذمہ دار نہیں کہ ایسے حصے ضرور فروخت کر دیئے جائیں گے البتہ اس کے لئے ہم کوشش ضرور کریں گے۔ ایسے حصہ دار اپنے حصے فروخت کرنے کے لئے خود بھی کوشش کریں۔ اور کامیابی کی صورت میں ہمکو اطلاع کر دیجائے۔ تا تبادلہ کے لئے ضروری دفتری کارروائی کیجا سکے۔ فسادات کیوجہ سے ہندوستان سے آنے والے حصہ داروں کی مالی حالت ایسی خراب ہو چکی ہے کہ وہ بقایا ادا کرنے کے قابل نہیں رہے۔ ان کی طرف سے سخت الفاظ میں واپسی رقم کا تقاضہ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان کی اس مصیبت میں پوری ہمدردی ہے۔ مگر قانوناً ہم ادا شدہ رقم واپس کرنے سے معذور ہیں۔ نیا خریدار تلاش کرنے میں آخر دیر ہو جانا لازمی ہے۔ اس لئے حصہ داران اطمینان رکھیں۔ کہ ہم ان کے حصص فروخت کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت بعض دوست خرید حصص کے خواہشمند ہیں۔ کمپنی نے اب ایک سیکرٹری مقرر کر دیا ہے۔ اسلئے حصہ داران سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی شکایت سے فوراً مطلع فرمائیں۔ ان کی شکایت دور کرنے کی انشاء اللہ ہر ممکن کوشش کی جائے گی جن حصہ داروں نے سکونت تبدیل کر لی ہو۔ وہ اپنے نئے پتوں سے مطلع فرمائیں۔

حصہ داروں کی اطلاع کے لئے یہ بھی تحریر ہے کہ الیشو افریقن کمپنی لمیٹڈ کے حصہ داروں کو اسوقت تک ساٹھ ۶۰ روپیہ فی حصہ کے حساب سے رقم ادا کر دینی چاہیئے تھی۔ اور سندھ ویجیٹیبل آئیل کمپنی کے حساب میں پچپن ۵۵/-/- فی حصہ ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ ہر شخص اپنا حساب کر کے بقایا فوراً بھیجکر ممنون فرمائیں۔ بقایا داروں کو تفصیل الگ بھیجی جا رہی ہے جنکا بقایا اب بھی نہ آئیگا۔ انکو بموجب قواعد نفع میں بھی حصہ نہ ملے گا۔ اور حصص بھی بحق کمپنی ضبط ہو جائینگے جو احباب حصے خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ فوراً ہمکو مطلع فرمائیں۔ جن حصہ داروں کا اصل سے زائد روپیہ آیا ہوا ہے انکی درخواست پر وہ روپیہ انکو واپس بلکتا ہے

خاکسار: عبد الحمید سیکرٹری بورڈ آف ڈائریکٹرز۔ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

گجرات میں فضائی حملے سے بچاؤ کی تدابیر

لاہور ۲۲ ستمبر۔ گجرات میں فضائی حملوں سے بچاؤ کے سلسلے میں حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا مسئلہ آجکل صوبائی حکومت کے زیر غور ہے ڈپٹی کمشنر گجرات کی ہدایات کے تحت فرسٹ ایڈ اور نرسنگ مراکز قائم کر کے وارڈنوں کا تقرر عمل میں لایا جا رہا ہے۔ عوام حفاظتی تدابیر کے سلسلے میں کھلنے والے نئے شعبوں میں بے حد دلچسپی سے حصّہ لے رہے ہیں۔ اور رضاکار دھڑا دھڑ خدمت قوم کے لئے اپنے نام لکھا رہے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

مشرقی ایشیا میں تپ دق پر کنٹرول کرنے کیلئے ادارہ

کولمبو ۲۲ ستمبر۔ بین الاقوامی صحت کی جماعت کے تپ دق کے ماہر ڈاکٹر پال گلیز حال ہی میں لنکا آئے تھے انہوں نے بین الاقوامی صحت کی جماعت کو سفارش کی ہے کہ لنکا میں ایک ایسا تپ دق پر کنٹرول کرنے کا ادارہ قائم کیا جائے۔ جو تمام دیگر اداروں کے لئے نمونہ ہو۔ یہ مرکز مشرقی ایشیا کے لئے قائم کیا جائے گا۔ یہ مرکز غالباً ولی سرا کے تپ دق کے ہسپتال میں قائم کیا جائے گا۔ ولی سرا کولمبو سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے (اشار)

جنوبی افریقہ غیر جانبدار نہیں رہیگا

کیپ ٹاؤن ۲۲ ستمبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر دفاع نے ایوان میں اعلان کیا ہے کہ اگر مغربی طاقتوں اور اشتراکیوں میں جنگ ہوئی تو جنوبی افریقہ غیر جانبدار نہیں رہیگا۔ نہ ہی جنوبی افریقہ دولت مشترکہ کے اسکوڈرن سے اپنے ۱۲ افسران واپس بلائے گا۔ جو کہ آجکل برطانیہ میں ہیں (اشار)

روس کی طرف سے امریکہ کے ایٹم کے راز معلوم کرنے کی کوشش

نیویارک ۲۲ ستمبر ایک سابق "جی مین" نے واشنگٹن کی غیر امریکی کارکردگی کے کمیشن کو بتایا کہ اشتراکیوں نے جنگ کے دوران میں امریکہ کے ایٹمی راز معلوم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس غرض کے لئے کیلیفورنیا کے اشتراکی روس کی خفیہ پولیس سے ساتھ کام کرتے تھے۔ (اشار)

حیدر آباد کو ختم کرنے کیلئے نظام نہرو اور ایٹلی میں سازش

قانونی طور پر نظام کو جنگ بند کرنے کا حق نہیں تھا

حیدر آباد کے متعلق ماسکو ریڈیو کا تبصرہ

ماسکو ۲۱ ستمبر کل رات ماسکو ریڈیو سے ایک اخبار نویس موسیو وسکی کا سیاسیات عالم پر تبصرہ نشر کیا گیا۔ جس میں کہا گیا کہ حیدر آباد کے حکمران نظام کی طرف سے جنگ بند کرنے کا حکم بے حد مضحکہ خیز ہے جب نظام کی طرف سے جنگ شروع کرنے کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ تو اس کی طرف سے جنگ کے بند کرنے کا حکم دے دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ پنڈت نہرو نے درپردہ نظام سے کوئی سازش کر رکھی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ نظام دراصل عوام کی تحریک (رضاکاروں) کے اقتدار اور رسوخ سے خائف تھا یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے نظام نے اپنے سابق وزیر اعظم کی معرفت مصالحت کی کوشش کی لیکن عوامی تحریک کے لیڈر سید قاسم رضوی کی بر وقت مخالفت نے اُسے ناکام بنا دیا۔

جب ہندوستانی فوجیں سکندر آباد کی طرف بڑھیں تو اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے نظام کی طرف سے کوئی اعلان نہیں کیا گیا حالانکہ اُسے حکمران ہونے کی حیثیت سے جنگ کرنے کا حکم دینا چاہیئے تھا۔ چنانچہ ہندوستانی فوجوں سے جنگ محض عوامی جماعت ہی نے لڑی۔ ریاستی فوج کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ حالانکہ ایسی صورت حالات میں قانونی طور پر نظام کو جنگ بند کرنے کا حق نہ تھا۔ علاوہ ازیں ہندوستان کی طرف سے صرف ایک حصے میں ہی فوجیں رکھنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن دُنیا نے دیکھ لیا۔ اور خود سلامتی کونسل میں ہندوستانی نمائندے نے اس بات کو تسلیم کر لیا۔ کہ تمام حیدر آباد کا نظم ونسق فوجی گورنر کے سپرد کر دیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ نظام نے پہلے ہی ہندوستان سے سازش کر رکھی تھی۔ اور عین ممکن ہے اس سازش میں مسٹر ایٹلی بھی شریک ہوں۔ کیونکہ حملہ سے چند دن پیشتر ہندوستان کے ہائی کمشنر متعین لندن نے مسٹر ایٹلی سے ملاقات بھی کی تھی۔ جس کا تذکرہ ایک خبر رساں ایجنسی نے اپنی ایک خبر میں بھی کیا تھا۔ بہر حال ہندوستان کا سرمایہ دار طبقہ اور نظام ملکر عوامی تحریک کو کچلنے میں کامیاب ہو گئے۔

دمشق ۲۲ ستمبر مرمت اور توسیع کے بعد صدر شام نے شیخ الاکبر محی الدین العربی کی مسجد کو سرکاری طور پر کھول دیا ہے (اسٹار)

لنکا کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کو اسمبلی کی نشست سے برطرف کر دیا گیا

کولمبو ۲۲ ستمبر۔ لنکا کی سپریم کورٹ نے حال ہی میں ایک فیصلہ دیا ہے جس کی رو سے لنکا پارلیمان کے ایک ممبر مسٹر اے۔ ایل تمبیاہ کوان کی نشست سے برطرف کر دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ جب وہ انتخاب لڑ رہے تھے اس وقت حکومت کی طرف سے اُس کے پاس ٹھیکہ تھا۔ اس فیصلے کی وجہ سے سرکاری حلقوں میں سنسنی پھیل گئی ہے اس بات کا خوف کیا جا رہا ہے۔ کہ اس فیصلے کی مثال قائم ہونے کی وجہ سے بہت سے ایوان کے ممبران جن میں وزراء بھی شامل ہیں۔ ان کو نشستوں سے برطرف کر دیا جائے گا۔ لنکا کے وزیر اعظم اس تمام مسئلے کو لنکا کے وزیر عدالت کے سامنے رکھ کر گفت وشنید کریں گے۔ دیگر قانون دان لوگوں سے بھی مشورہ کرینگے۔ توقع کی جاتی ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک ترمیمی بل پیش کرینگے۔ اور کونسل سے منظوری حاصل کریں گے۔ (اسٹار)

مدراس کی بندرگاہ کو خوبصورت بنایا جائیگا

مدراس ۲۲ ستمبر۔ مدراس کا ساحل دنیا بھر میں خوبصورتی کے لحاظ سے دوسرے درجے پر ہے دنیا کا سب سے عمدہ ساحل کیلیفورنیا ہے اب مدراس کے ساحل کو خوبصورت بنانے کی سکیم تیار کی جا رہی ہے اور اس اسکیم کو شہر کا ترقی کا بورڈ تیار کر رہا ہے حکومت سے اسکیم کی منظوری حاصل کی جائیگی (اشار)

مسٹر راجگوپال اچاریہ عید الضحیٰ کی نماز میں شریک ہونگے

نئی دہلی ۲۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ہند کے گورنر جنرل مسٹر سی راجگوپال اچاری عیدگاہ میں عید الضحیٰ کی نماز میں شریک ہونگے (اشار)

کسٹم کی غیر ضروری پابندیوں کے خلاف عالمگیر مہم

برسلز ۲۲ ستمبر بین الاقوامی ہوائی نقل وحمل کی کانفرنس یہاں منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں کسٹم کی غیر ضروری پابندیوں کے خلاف عالمگیر مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے (اسٹار)

قائد اعظم کی وفات پر مشاعرہ

لاہور ۲۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے سابق گورنر جنرل قائد اعظم کی وفات کے سوگ میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک عظیم الشان مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت کے سربراہ دنگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس اس مشاعرے کی صدارت کریں گے۔ مشاعرہ ۲۵ ر ۲۶ ستمبر ماہ رواں کو منعقد ہو رہا ہے۔ مشاہیر شعراء کو دعوت شرکت دی جا رہی ہے (نامہ نگار خصوصی)

انڈونیشیا میں اشتمالی سرگرم کار ہیں

میڈیئن جاوا ۲۲ ستمبر۔ جاوا میں جمہوریہ انڈونیشیا کے تیسرے سب سے بڑے شہر میڈیئن پر قبضہ کر کے جنوب مشرقی ایشیائی اشتمالیوں نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع کر لیا ہے ماسکو میں تربیت یافتہ ایک لیڈر کی سرکردگی میں انہوں نے غیر مطمئن فوجی عناصر کی امداد حاصل کر لی ہے۔ اور ایک ریڈیو سٹیشن قائم کر لیا ہے۔ سوشلسٹ پارٹی ٹریڈ یونین اور نوجوانوں کی انجمنیں ان کی حمایت کر رہی ہیں۔

تین سالہ جمہوری حکومت نے جسے ولندیزی سلطنت کے اندر جزوی خود مختاری حاصل ہے اشتمالی جدوجہد کو شکست دینے کے لئے اپنے عزم کا اعلان کر دیا ہے اس کے لئے وہ ہر ممکن طریقہ اختیار کرے گی وہ موسو کی صورت حال کو پورے ملک پر قبضہ کرنے کی کوشش سے تعبیر کرتی ہے اس دوران میں عوام پر حکومت سے تعاون کرنے اور اشتمالیوں کو تباہ کرنے کے لئے زور ڈالا جا رہا ہے (اسٹار)

مصری حکومت کو یہودیوں سے نقصان

روم ۲۲ ستمبر۔ اطالوی پولیس کا خیال ہے کہ مصری حکومت کے ہاتھ جو لڑاکے جہاز فروخت کئے گئے تھے ان کو یہودی دہشت پسندوں نے ۴ ہزار پونڈ کا نقصان پہنچایا ہے۔ اس جہاز کو اس وقت نقصان پہنچایا گیا جبکہ وہ پیرز (لمبارڈی) کے فضائی مستقر پر مصر کے لئے روانہ ہونے سے پیشتر کھڑے ہوئے تھے چھوٹے چھوٹے بموں کے ذریعہ سے ۲ لڑاکا ہوائی جہاز تباہ کر دئے گئے اور دوسرے تین جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ پولیس نے ان جہازوں کو بنانے والی کمپنی کے دس آدمیوں کو روک لیا ہے (اسٹار)